Reg No. B 102

جلد ۶ | بمبئی دوشنبہ ۳۰ جمادی الآخر ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء | نمبر ۳۹

مقدمہ مجلس

امیر صاحبکا سرکاری ماتم

جب امیر صاحب کے انتقال کی خبر آئی تھی تو [illegible]
کے لئے ہمنے سلطان الاخبار مین ایک [illegible] لکھی تھی کہ [illegible]
سے شامل کیا گیا گویا سرکاری طور پر یہ خبر مشہور کی گئی لیکن
گورنمنٹ نے ابتک رسم تعزیت کچھ بھی ادا نہین کی امیر صاحب اور
گورنمنٹ کے جیسے تعلقات تھے وہ سب جانتے ہین ایسی حالتمین گورنمنٹ
کچھ پرواہ نکرے یہ خلاف عقل بات ہے جو سب معلوم ہوا کہ [illegible]
امیر کے متعلق گورنمنٹ کچھ پرواہ نکرے یہ خلاف عقل بات ہے
اب معلوم ہوا کہ [illegible] خبر کیمتعلق گورنمنٹ خود تشویش مین تھی
[illegible] اسکا سبب خاص [illegible]
[illegible]

دس ہزار سے برٹش شکست

کروگر صاحب پھر جنگ کے سوال کیمتعلق [illegible]
یون کرینگا اور [illegible] دو ایسی بہادری کر برٹش فوج
کی ٹوپیاں [illegible] کہا جائیگا اور مین ایسے متعلق ہون کہ
[illegible] زمین کے [illegible] آسمان [illegible]
جو بات ہی کبھی تو ہم اسکو [illegible] اور کبھی [illegible]
اصل مین بھی [illegible] کیمتعلق قطعی فیصلہ
[illegible]
[illegible] کہا جا سکتا ہے [illegible]
[illegible] برٹش کو شکست [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اسمین بھی کچھ بھید ہے

آجکل حضور نظام خلد اللہ ملکہ انتظام ریاست کیطرف بہت
کچھ متوجہ ہین (خدا اونکی عقل و فراست مین دن دونی رات
چوگنی ترقی عطا فرمائے) آپنے منجملہ اور تحقیقات۔ تصدیقات۔
تنبیہات۔ توضیحات۔ تصرفات۔ تبلیغات۔ تقصیرات کے ایک
بڑی عجیب کارگزاری یہ کی کہ اپنی ریاست مین یوروپینون کا
تعلق [illegible] آزادی کیساتھ تھا اور [illegible]
نے بند کر دیا چنانچہ گورنمنٹ نے یہ جلوس شائع کر دیا کہ [illegible]
یوروپین بغیر ریزیڈنٹ کی اجازت کے ریاست مین نہ [illegible]
اور بغیر گورنمنٹ کی منظوری کے ریاست مین [illegible]
[illegible]
[illegible]
یوروپین قوم کی [illegible] اسکا اصل بھید کیا ہے۔

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

ٹرانسوال جنگ میں جو دو شکستیں پیدا ہوتی جاتی ہیں اور نامعقول فوجوں کی شہرت جو روز افزون ترقی پر ہے اوسکا الزام بعض جنگلی ہماری بہادر گورنمنٹ کے سر تھوپتے ہیں کہ دراصل اسیکی طرف سے ڈھیل ڈال رہی ہے اسی باعث سے فوج سر پر چڑھے چلے جاتے ہیں۔ غالبا یہ وجہ گورنمنٹ کے سر اسلیے رکھا گیا ہوگا کہ اوسنے لارڈ کچنر کی طوفان بے تمیزی کی درخواست منظور نہیں کی۔ لارڈ بہادر یہ چاہتے تھے کہ بوڑھے بڑے۔ بچے بچے۔ بڑے جوان۔ عورت مرد۔ جو ہاتھ چڑھ جائے بے دھڑک اوسکا ایک ہی ہاتھ میں صفایا کر دیا جائے۔ ہماری گورنمنٹ ٹھہری رحمدل اور شجاعت پسند۔ وہ ایسے جابرانہ طریقے کو کیسے پسند کر لیتی۔ مارشل لا اگر جاری کر دیا جاتا۔ تو بیشک بیسیوں سیکڑوں بے گناہ بھی جاتے تو خیر تو سارا ادہنی فوجوں کا ہے جو ایک عرصہ دراز سے [illegible] ہیں۔ اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھے میدانوں میں۔ گھاٹیوں میں برٹش فوج کی ناک لگائے چھپے ہیں۔ چاہیے تو یہ کہ انھی کی سرکوبی کیجائے اور جسطرح چاہیے کیجائے۔ اگر ان کو کولھو میں پلوا دیا جائے تو مناسب۔ مگر تھے تیروں [illegible] اڑا دیا جائے تو بجا۔ [illegible] فوج [illegible] کرا دیا جائے تو بہتر۔ غرض ان نابکاروں کیساتھ جو سلوک کیا جائے کم ہے۔ مگر خرابی یہ [illegible] کیا [illegible] اوسوقت جب وہ ہاتھ لگیں [illegible] ہماری بہادر [illegible] اپنی بوٹیاں نوچ لے۔ [illegible] ہاتھ پاؤں [illegible] کھائے۔ [illegible] سمجھتے ہونگے کہ برٹش [illegible]

کہیں سامنے تو آئیں

انہوں نے تو یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ اگر ہماری فوج کے دو چار سپاہی گشت کرتے ہوئے اڈے پر چڑھ گئے تو انہوں نے ترشے اڑا دیا۔ اور چپت غائب۔ اسی وجہ سے لارڈ کچنر جھلا گئے تھے۔ اور انہوں نے یہ درخواست کی تھی کہ ہمکو مفاجات میدان کر دینے کی اجازت ملجائے۔ مگر گورنمنٹ نے نہ مانی۔ اسیوجہ سے اونپر سستی کا الزام لگا دیا گیا۔ اگر واقعی فوجی افسروں کیطرف سے گورنمنٹ پر اعتراض کیے گئے ہیں تو یہ سراسر بہت دھاندلی ہے۔ گورنمنٹ آجتک کسیدر خواست میں کمی نہیں کی۔ لارڈ کچنر کی بڑی فرمائش تھی کہ مارشل لا کا آرڈر دیدیا جائے۔ کیچکے لے گورنمنٹ نے اسکی بھی اجازت دیدی۔ اب وہ اچھی طرح دل کے ارمان نکالیں۔ لارڈ کچنر فرمائشوں کی تعمیل نہ ہونے پہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ شہپر گورنمنٹ کو اعتبار نہیں رہا۔ اسکی تردید بھی لارڈ [illegible] نے زور دیکر کر دی۔ چنانچہ لیورپول کے جلسہ میں انہوں نے بیان کر دیا کہ گورنمنٹ کو ہر طرح اونپر اعتبار ہے۔ سپاہیوں۔ گھوڑوں۔ سامان رسد کے متعلق انہوں نے جو فرمائش کی وہ بلا تامل پوری کر دیگئی۔ اگر اعتبار نہوتا تو کیوں ٹھیکریوں کیطرح روپیہ پھیلایا جاتا۔ لارڈ کچنر گھبرائیں نہیں آیندہ کے لیے یہی وعدہ کیا جاتا ہے کہ وہ جو فرمائش کرینگے فورا سر و چشم پوری کر دیجائے گی۔ گورنمنٹ کے پاس سپاہ کا مال مسالہ تیار ہے۔ گولہ بارود چاہیے گولہ بارود لو۔ فوج چاہیے فوج لو۔ رسد و خوراک کا سامان چاہیے وہ لو۔ مگر جو چاہیے لو اور خوب دل کھول کے لڑ دیجئے۔ دکھاؤ اپنا کام اور گورنمنٹ کا نام کرو۔

زخموں پر نمک چھڑکو

انگریزی اخبارات کو خدا جانے کیا سوجھی ہے کہ جنگ ٹرانسوال کے متعلق گورنمنٹ کی کارروائیوں کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ کمبخت گویا زخموں پر نمک چھڑک رہے ہیں۔ گورنمنٹ تو اسکے انتظام میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اوسکا کام تو ہر طرح کی مدد پہنچا دینا ہے۔ فتح کرنا فوج کا کام ہے۔ گورنمنٹ خود تو لڑتی نہیں ہے جو اوسپر الزام رکھے جاتے ہیں۔ اور اسکی کارروائی دلشکستگی کا باعث سمجھی جاتی ہے۔ انگریزی اخبارات کی منہ زوری کا کیا ٹھکانا ہے وہ کھلم کھلا مخالفت کر رہے ہیں۔ اور روز بروز وہ مخالفت پہ زور دے رہے ہیں اسیوجہ سے رعایا بھی پریشان ہو رہی ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ ہماری فتح جتنی ہونی تھی ہو لی۔ شاید اب آگے نہیں بڑھیگی۔ فوج کی محنت اور قوم کی ہمدردی یونہی رائگان جائیگی حقیقت تو یہ ہے کہ رعایا کا بددل ہونا کچھ بیجا نہیں۔ انگریزی اخبارات میں مضمون ہی ایسے بیہودہ چھپتے ہیں کہ جس سے رعایا بھڑک جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ٹرانسوال جنگ میں گورنمنٹ نے ایسی [illegible] کر اسکا دل چھوٹ گیا۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ محکمہ وزارت اب بیگار سی ٹال رہا ہے۔ فوجی افسر جو وہ طلب کرتے ہیں۔ یہ اوس کے پہنچانے میں ڈھیل ڈھال کرتا ہے بلکہ وزارت کی حالت بہت گھبراہٹ میں ڈالنے والی ہے وہ اپنا فرض بڑی بے پروائی سے ادا کرتا ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ انگریزی اخبارات کس بنا پر گورنمنٹ کو شکستہ دل سمجھنے لگے۔ دو لاکھ فوج ٹرانسوال کے میدان میں موجود ہے [illegible] انتظام کر دیا ہے۔ چنانچہ ۹ [illegible] میں فوج بھر کے ۳۰ [illegible] فوج کے سپاہی کی کمی نہیں [illegible] شکایت کس بات کی۔

پھنسکر نکل گیا

جنرل بوتھا نے مثل جنرل کرونجی کے اودھم کود مچا رکھی ہے۔ اس گئی گذری حالت مین بھی دو ایک میدان مارلئے۔ گر کہ اوسنے بالکل چوہون کی سی کارروائی کی لیکن نام تو فتح کا کر ہی لیا۔ اور اپنی ایسی ایسی گستاخیون سے ہماری فوج سر سے پاؤن تک جلا گئی۔ اور اوسنے یہ مصمم ارادہ کرلیا کہ جنرل بوتھا کو اب تو پکڑ ہی لینا چاہئے۔ جنرل بوتھا کی تحت مین فوج ہی کتنی ہے۔ صرف پانچ ہزار ہے۔ ہماری بہادر فوجنے خود ہی چھوڑ رکھا تھا۔ ورنہ آج تک اوسکو مع فوج کے گرفتار کرلیتی۔ لیکن اب اسنے ارادہ کرلیا تھا کہ جنرل بوتھا کی گستاخیان حد سے بڑھ گئی ہین اسلئے اسکی رعایت نکرنی چاہئے۔ اوسکا گرفتار کرلینا ہماری بہادر فوج کے نزدیک بات ہی کونسی تھی کیونکہ ہماری فوج کے سپاہی اب بھی دو لاکھ ہین۔

غرض ہماری فوجنے جنرل بوتھا کو مع فوج کے گھیر لیا۔ لیکن حلقہ مدور کا قطر بظاہر تو لوگ اس سے یہ سمجھین گے کہ شاید برٹش فوج اونکو بے سخت ملا سے قد کی ہوگی اسی وجہ سے دور دور رہی۔ مگر درحقیقت اسمین بڑی بھاری مصلحت تھی سب سے ماہر وقت خوب واقف ہین اور وہ یہ کہ برٹش فوج نے یہ خیال کیا کہ اگر پاس ہی پاس رہینگے تو گھبرا کے بوئر ساتھ سے نکل مرجائینگے پھر مزا ہی کیا ہوگا۔ گرفتار کرینگا مزا تو جبہی ہے کہ جنرل بوتھا مع کل فوج کے اسطرح ہاتھ آجائے جیسے پنجرے مین بلبلین پھنس جاتی ہین۔ اسلئے دور دور ہی سامان [illegible] دشمن نکل گئے۔ [illegible] قبول کرینگی لیکن [illegible] معاملہ ہی [illegible] [illegible]

ہان ہان جلد کیجائے

سر لیسل گریفن صاحب نے ولایت مین اس بات پر زور دیا ہے کہ سب کامون کو چھوڑ پہلے یہ کیا جائے کہ شہزادہ حبیب اللہ خان کی تخت نشینی قبول کرلیجائے۔ ہم بھی یہی کہتے ہین کہ ہان ہان جلد کیجائے۔ ایسا نہو کہ ادھر سے دیر لگے اور پٹھان بھائی بدک جائے۔ وہ یہ خیال کرے کہ گورنمنٹ کے تعلقات امیر صاحب ہی تک تھے بس اب اپنی مضبوطی کی دوسری فکر کرو عجب نہین جو امیر صاحبکی رحلت کی خبر سنتے ہی روس بھی روس نے پیار اخلاص کی تحریک کردی ہو۔ والی افغانستان کا تو کام ہی ہے کہ ایک ملک کو اسامی بنائے رکھے اگر روس سے معاملہ گٹھ گیا تو بڑا غضب ہوجائیگا گورنمنٹ کی کروڑ روپیہ امیر صاحب کو چٹا چکی ہے سب پانی پھر جائیگا۔ اسلئے مناسب یہی ہے کہ پہلے ادھر سے دوستانہ تعلق ظاہر کرکے شہزادہ حبیب اللہ خان کا اطمینان کردیا جائے۔ اور وہ جس طریقہ سے ہو کر خان صاحبکی باچھین کھل جائین اور انکے دل خوش کرنے والا طریقہ یہی ہے کہ کوئی عمدہ تحفہ نقدی کے بھیجا جائے سابیر صاحب کے وظیفہ کا بقایا جو گورنمنٹ خزانہ مین جمع ہے وہ سب فی الفور پیشکش کردیا جائے شہزادہ صاحب تو اپنی طرف برٹش دوستی کا اظہار کرہی چکے۔ چنانچہ انہون نے وائسرائے بہادر کو لکھدیا کہ مین اپنے والد بزرگوار کی پالیسی کو قائم رکھونگا۔ برٹش دوستی کا ہمیشہ دم بھرتا رہونگا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ تعلقات مضبوط کرنے کی کوشش کرونگا۔ بس اب گورنمنٹ انڈیا کے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھانے کی دیر ہے جو دونون کا ہاتھ ملا اور خان والا شان کی مٹھی گرم ہوئی کہ فوراً کلیجہ ٹھنڈا ہوگیا۔ اور ہان یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ پھر بھی توپ بندوق بہت پسند ہے۔

نہین مانتا تو نہ سہی

فرانس اور ٹرکی کے جھگڑے کی نسبت گذشتہ ہفتہ کے تارون سے یہ معلوم ہوا تھا کہ بس اب معاملہ صفا ہی ہوا چاہتا ہے۔ فرانسیسی سفیر جو قسطنطنیہ سے واپس گیا اوسکو دوبارہ جانیکا حکم ہوا ہے مگر اب معلوم ہوا کہ اوسوقت تک صلح کا معاملہ کچھ اور ہی ہوا تھا۔ باب عالی نے فرانس کے مطالبہ مین جو ترمیم کی تھی یہ غضب کی کہ گویا کچھ بھی نہ باقی رکھا۔ فرانس تو یہ سمجھا تھا کہ رقم مطالبہ مین باب عالی کہان تک کمی کریگا پورے کردیگا۔ پورے نہین تو آدھے کردیگا مگر اتنی رقم بھی ملتی نظر نہین آتی۔ لیکن وہان تو باب عالی نے صفاچٹ میدان ہی کردیا۔ وہ پیچ بین [illegible] تھے بھی نرکھے۔ اسکی فرانس کے آگ لگ گئی اور اسنے کہدیا کہ مین یہ ترمیم منظور نہین کرتا مین تو اب پوری رقم لونگا۔ باب عالی نے اسکے جواب مین لکھا کہ یہ رقم منظور نہین تو نہ سہی فرانس نے اب پھر نوٹس دیا ہے اور اسمین مطالبہ کیلئے بہت زور دیا ہے کہ [illegible] ہزار روپیہ میرے مطالبہ کا بہت جلد ادا کردیا جائے۔ باب عالی نے جو شخص اس معاملہ کو بہت طول دیا ہے اور مطالبہ کی ادائیگی مین بہت دیر لگادی اسلئے اس نوٹس مین مین نے جلدی کی جلدی ظاہر کی ہے۔ اگر اب بھی اس حد خواہش پر کچھ عمل نہ کیا گیا تو بس یہ میرا آخری نوٹس ہے اسکے بعد جو مین کارروائی کرونگا وہ جبر اور زور سے وصول کرنیکی کرونگا۔ اسکا جواب باب عالی نے کچھ نہین دیا۔ اسکا جواب سلطانی جنگی دیا۔ [illegible] اور لکھا ہے اب دیکھین فرانس کیا کارروائی کرتا اگر وہ اپنی بات کا دھنی ہے اور ضد کا پورا تو جنگ ہونے مین کوئی کلام نہین مگر بظاہر تو [illegible] فرانس [illegible]

کمی کس بات کی ہے

جنگی افسرون نے جو گورنمنٹ پر سستی اور بے پروائی
کا الزام لگایا تو مسٹر براڈرک گرم ہو گئے - اونہون
نے کہا کہ یہ کیا اپنی ہائی اور دوسرے پر گنوائی - اونہون
نے سر ہاورڈ ونسنٹ کو ڈانٹ کے ایک خط لکھا
کہ تم جو اب تک ٹرانسوال کا قلع قمع نہ کر سکے اوس مین
گورنمنٹ کا کیا قصور ہے - فوج کی ریل پیل اوسنے
اسقدر کر دی کہ ایسے ایسے دس ٹرانسوال فتح ہو جاتے
اتنے عرصہ کی کاٹ چھانٹ کے بعد بھی وہان دو لاکھ
سپاہی مرد میدان موجود ہین - اور سامان جنگ جو سو کروڑ
تو ہین تمہارے پاس ہین - پھر اور چاہیئے کیا - اگر اور کو
سوا بھی تم کمک چاہتے ہو - تو گورنمنٹ کو پھر بھی انکار
نہین - کیونکہ خود اسکی یہی خواہش ہے کہ جس طرح
ہوسکے اس مصیبت سے جلد نجات ملے - اسیواسطے یہ
دہشت آپ بلا کے خیال سے اور فوج کی تیاری کر رہی
ہے - چنانچہ خاص انگلینڈ مین ایک لاکھ سے بھی زیادہ
سپاہی صرف اسلیئے تربیت پا رہے ہین کہ جنوبی
افریقہ مین بھیجے جائین - لارڈ کچنر کی ہر فرمایش
کو گورنمنٹ نے بڑی سرعت کیساتھ پورا کر دیا - اور
آئندہ کیلئے بھی یہ وعدہ کرتی ہے کہ اونکے منھ کو
نکلنے کی دیر ہے - پہنچنے کی دیر نہین - وہ جو کچھ
مانگین گے دیا جائیگا - اور عالی حوصلگی کیساتھ دیا
جائیگا - اس خط مین مسٹر براڈرک نے یہ بھی لکھا کہ
جو لوگ گورنمنٹ پر بے پروائی کا الزام لگاتے
ہین وہ اپنے گریبان مین منھ ڈالکر نہین دیکھتے کہ بے پروائی
کس طرف سے ہو رہی ہے - کوئی مہینا ایسا خالی جاتا
ہوگا کہ گورنمنٹ جنوبی افریقہ مین کمک بھیجتی ہو -
بلکہ ہر مہینہ مین یہ کچھ نہ کچھ ٹڈی ہانکتی ہی رہتی
ہے - اور تم یہ بھی نہ سمجھو کہ اگر خدا نخواستہ گورنمنٹ کا سارا
مال و زر جنوبی افریقہ کی جنگ مین کھپ جائیگا تو

یہ ہاتھ جھاڑ کر بیٹھ رہیگی؟

نہین ہرگز نہین - اس کے تو تلوون سے لگی ہوئی ہے
بغیر ٹرانسوال فتح ہوئے اسکو قیامت تک چین نہین
ہو سکتا - اس کے پاس کچھ نہ رہیگا تو یہ اپنی قوم سے
مدد مانگیگی - اسکی نسبت یہ ہرگز نہ خیال کیا جائے کہ قوم
تو سمجھا کرے گی ہے "چلو دوڑو" کا نعرہ مارتے ہوئے
اسوا اس خیال سے شرم آجائیگی کہ سارا زمانہ تھڑی تھڑی
کرنے لگیگا - اور یہ کہیگا کہ برٹش عظمت و شوکت کا
جو ڈنکا بج رہا تھا بس وہ دور کے ڈھول سہانے کا
مصداق تھا - اگر قوم سے مدد مانگی جائے تو اس مین
شرم کی کیا بات ہے یہ جو کچھ صرف کیا جا رہا ہے
کس کے لیئے ہے ؟ اسی قوم کے لیئے ہے - گورنمنٹ
کی تو حکومت ہی حکومت ہوگی - اصل مزا تو قوم ہی
اٹھائیگی - تجارت کا سارا نفع اسیکو ہوگا - اگر اس
خیال سے گورنمنٹ قوم سے مدد مانگے تو ہمارے نزدیک
کیا کسی کے نزدیک بھی کوئی ہرج نہین بلکہ ہمارے خیال مین
تو یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ٹرانسوال جنگ مین جو خرچ
ہو چکا وہ ہو چکا گورنمنٹ اب اپنی جیب پر بھی کرینت
رکھے اب قومی کمک کا زور دیکھے کہ وہ کتنی ہمدردی
سے پیش آتی ہے اور کیا کرتی ہے - اگر ایسا کیا گیا
تو ہمکو یقین ہے کہ ۶ مہینے کے اندر ہی اندر ٹرانسوال
پورے طور پر فتح ہو جائے کیونکہ پھر جنگی مرفہ مین ہزارون
بلکہ لاکھون کا خون پانی ملا ہوا ہوگا - سبکے دل کو
یہی دعا مانگی نکلین گی - چارون طرف سے دعاؤن کا
زور ہوگا - اور خرچ کے جوش مین بھی قومی حمیت کا مادہ
پیدا ہو جائیگا - تو پھر ڈچ تھکی ماندی مر جائیگی - اب تو وہ
کا ہے کو حملہ کی جرأت بھی کر جاتے ہین - پھر تو
وہ ایسے جھپا جائین گے کہ سوائے اسکے کہ وہ ناک
پکڑ کے غلامی کا طوق اپنے گلے مین ڈال لین اون سے
اور کچھ نہ بن سکیگی -

بھیا صبر کرو گھبراؤ نہین

لندن کی رعایا بھی عجب وحشی اور ضعیف القلب ہے - ذرا
مین خوش ہو جاتی ہے اور ذرا مین گھبرا جاتی ہے - ٹرانسوال
جنگ جو شیطان کی آنت کی طرح طول پکڑ گئی ہے اسکے
صدمہ اور تشویش نے اس کے دلکو پکا پھوڑا کر دیا ہے
کہ ذرا ٹھیس لگی اور وہ پھوٹ بہا - گزشتہ ہفتے مین
جو فوج دو چار جھپین زبردست اٹھا گئے تو لندنی رعایا
کے ہوش فقرہ ہو گئے - اوسنے یہ سمجھ لیا کہ ڈچون مین
اب پھر زور پیدا ہو گیا - اونکی پریشان فوجین اکٹھی
ہو گئین - اب یہ پھر لا ئونا کہانی بن بن کر برٹش فوج پر
ڈٹا کرینگے - اور پھر روز مرہ وہی وحشتناک خبرین
سننے مین آیا کرینگی کہ آج فلان جنرل صاحب کام
فرما گئے - آج فلان کرنیل صاحب ڈچون مین پھنس گئے
آج فلان معزز کا بیٹا مارا گیا - آج فلان تاجر کا پوتا پکڑا
گیا - آج فلان لیڈی بیوگی کی وجہ سے لیٹا ہو گئی -
غرض آج یہ ہو گیا کل وہ ہو گیا - ایسے ہی ایسے پریشان
خیالون سے برٹش رعایا بوکھلا گئی اور وہی گزشتہ
سال جیسی تشویش مین ڈالنے والی کیفیتان ہو گئین کہ
برٹش فوج تو ابھی تک فتح نہین کر چکی اور برٹش گورنمنٹ
بھی کمک بھیجتے ہی جاتی ہے آخر کیا کیا جائے - یہ تشویش
جب عام طور پر پھیلنے لگی تو برٹش حکام کو بھی اسطرف
توجہ کرنی پڑی - چنانچہ لارڈ رابرٹس بہادر نے ایک سپیچ
مین عوام کو مخاطب کرکے فرمایا - بھیا صبر کرو - گھبراؤ
نہین - جیسا تم نے گزشتہ سال کے دسمبر مین جنگی
حادثون کو سن سن کے صبر کیا تھا ویسے ہی اب بھی
صبر کرو - خدا سب مشکلین آسان کریگا - گھبرانے سے کیا ہوتا ہے
وحشی فوج اگر دو چار میدان مار گئے تو اس سے برٹش فوج کا
کیا بگڑ گیا وہ سب پہ غافل لیگی - برٹش قوت کی حالت
ہر طرح قابل اطمینان ہے - اور دگر سرگرمی کیساتھ فتح کی تجویز
مین مصروف ہین [illegible]

ما ہمچنیں دیگرے نیست

ہلا لوگ پر تو یہہ پھٹکار تھی ہی کہ جہاں کسی کے پاس کچھہ فالتو روپیہ ہوا یا کوئی کمال حاصل ہو گیا بس وہ آپے سے باہر ہو گئے اور ہمچنیں دیگرے نیست کا دم بھرنے لگے۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب زمانہ سے یہ پھٹکار گورہ قوم پر بھی پڑ گئی یا پڑنے والی ہے آج تک ہم نے کسی یوروپین کے ایسے بیہودہ خیالات نہیں پائے تھے کہ اوسکی کوٹ پتلون سے خودی ٹپکتی ہو۔ خواہ کوئی تجارت کے ذریعہ سے کیسا ہی مالدار ہو گیا یا گورنمنٹی عنایت کی وجہ سے کیسے ہی اعلی عہدہ پر پہونچ گیا۔ لیکن رہا وہ انسانیت کی حد کے اندر ہی۔ اگر ہندوستان کی آب و ہوا کے اثر سے کسی صاحب بہادر میں غرور اور فرعون فان کا مادہ پیدا ہو بھی گیا تو اوسکا اخراج یہیں ہو گیا۔ کچھہ ٹھوکروں کے ذریعہ سے جھڑ پڑا۔ اور کچھہ دہن شریف سے ٹپک پڑا۔ یہاں کے دن کاٹ کے جو صاحب بہادر ولایت پہونچے تو اچھے خاصے مرد معقول بن گئے۔ وہی عاجزی وہی انکساری وہی متانت وہی محبت جو بھلے مانسوں میں ہونی چاہئے اونمیں پیدا ہو گئی۔ غرض اپنی قوم کے سامنے آجتک کسی نے ایسی ہمہ ہمی کے خیالات نہیں ظاہر کئے کہ جن سے ہمچنیں دیگرے نیست ٹپکتا ہو۔ مگر اب ایک جی اعلی افسر نے ایسے خیالات ظاہر کئے جو سراسر تہذیبی صفات کے خلاف ہیں چنانچہ جنرل سر ریڈورز بلر نے ایک جلسہ میں سینہ تان کر فرمایا کہ بعض وقت میری رائے کے خلاف ہیں مگر جو کوئی نسبت ہی نہیں رکھتے مقابل اس ہند کے قابل نہیں تاہم کیوں لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔

امیر کابل علیہ الرحمہ

لے لیجئے ہماری پیاری ملکہ نے تو دو ہی تکلیف اٹھائی ہی تھی۔ بچارا کابلی کو خدا جانے کیا سوجھی کہ جیتے جہانسے اسی سال میں یکایک قلابازی کھا گئے کچھہ کہا نہ سنا یوہیں چپ چاپ گئے۔ نہ انگڑائی لی نہ کروٹ لیا۔ بس یوں ہی رفو چکر شد۔ ہم تو یہ سمجھے ہے کہ امیر بہادر فوجی قوت کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔ روس منحوس پر عنقریب دھاوا مارنگے اور اسکی فوجیں جو کابل سرحد سے لگی پڑی ہیں سبکا ناشتہ کرکے روسی سرحد پر اپنا اڈہ جمائے جائینگے۔ ۷ اکتوبر کو یکایک یہ حسرت انگیز خبر معلوم ہوئی کہ امیر صاحب تو ہمیشہ کیلئے کوچ فرما گئے۔ یہ سنتے ہی تمام بدن میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ خون جگر کھا کے بیٹھ گیا۔ رونگٹا رونگٹا حیرت زدہ ہو گیا۔ سکتہ کا سا عالم چھا گیا۔ کئی دن تک یہی سوچتے ہے کہ شملہ والوں نے امیر صاحب کی وفات خواب میں دیکھی ہے یا درحقیقت آپ جمعیت بقید لیکر آنکھیں بند کرلیں۔ ہم تو یہی کچھ سمجھے تھے کہ امیر صاحب پہلے بھی کئی دفعہ غوطہ لگا چکے ہیں غالباً یہ بھی کوئی پولیٹیکل غوطہ ہوگا۔ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو دو تین ہی روز بعد اس خبر وحشت اثر کی تردید ہو جائیگی۔ مگر بدقسمتی سے بجائے تردید کے تائید ہوتی چلی گئی۔ کل کے تار نے تو اسلامی ہوا خواہوں کو بالکل ٹھنڈا ہی کر دیا۔ سردار حبیب اللہ خان والا شان نے بذریعہ چٹھی کے وائسرائے کو اطلاع دی ہے اور اپنی بادشاہت کا اعلان دیا ہے کہ میں تخت پر بیٹھ گیا۔ اور تمام قوم نے تسلیم بھی کر لیا۔ ولایت میں بھی یہ خبریں پہنچ گئیں۔ بعض کے ممبران (امیر) بیان کر رہے ہیں سبکی رائے یہی ہوئی کہ سردار حبیب اللہ خان کی تخت نشینی تسلیم کر لیجائیگی بہت جلد دستاویز

یہ سب کچھ سہی

امیر صاحب کے انتقال پر ملال کا صدق دل سے یقین کرتے ہوئے ہمارا تو دل بھی کانپتا ہے۔ اور خیال گذرتا ہے وہ پیرانہ سالی پیچھے بعد بار ہا گھر سے ہوں اور وہ لے کمزور اور گھر سے ہوں اور سب خیالات کا ترجمہ کرکے اپنے انتقال کی خبریں خود ملاحظہ فرمائیں اور گورنمنٹ انڈیا کو لکھیں کہ سب کو کابل کے انگریز میں چانس لو۔ دہلی کے آس پاس بیان میں یہ مثل ہے کہ میرزا جب جانئے جب تیجا ہوئے مگر امیر صاحب کے انتقال کی خبر سنکر بیساختہ ہمارے دل سے یہ نکل گیا کہ کابلی شیر مرا جب جانئے جب برسی ہو لے۔ یہ تو ہمکو یقین ہے کہ یہ خبر دوسرے سے جھوٹی ہے۔ لیکن پہلے بھی تو ایسی خبریں وہیں سے چھوٹی تھیں لیکن ہاں جب میں اب میں اتنا فرق ہے۔ پہلے اول پوشیدہ تھیں اور ابکے بڑے انتظام کیساتھ چھپی ہے۔ اسی وجہ سے تو قوی شک پیدا ہو گیا۔ معاملہ مذہبی سا ہے لیکن اب یہ خیال کیا جائے کہ اگر مصنوعی موت کی خبر اوڑائی گئی ہے تو اس سے ادنکو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ فائدہ تو یہی سمجھہ میں آتا ہے۔ کہ شاید انہیں اپنی قوم کے خیالات اور گورنمنٹ کا برتاؤ دیکھنا مقصود ہو۔ اگر اسنے شہزادہ حبیب اللہ کی تخت نشینی کے بعد یہ سمجھا کہ ع وہ کہن کی بات گئی کہ کہن کے ساتھ۔ اور وظیفہ وغیرہ سب بند کر دیا بلکہ ہاتھہ مارنیکی غرض سے پاؤں سر سے نکالا۔ تو وہ فوراً ہی زندہ بنکر کہدیں کہ جناب آداب گذارش ہے۔ مابدولت ابھی کئی برس کی بزرگی کے لئے ہمیں زندہ بیٹھے ہیں۔ یا اگر رعایا نے کچھ غل مچائی تو جب تخت نشین ہو کے سرکار دیکھو بجز اسکے اور خاطر خواہ سرکوبی کرکے رعایا کا جوش

پھر کہہ آئی

غضب میں آئی رعیت بلا میں شہر آیا
یہ پورے بھی نہیں آئے خدا کا قہر آیا

یوں تو مرزا اطاعون بیگ اور خان صاحب بہادر کی سبز قدمی سے ایک زمانہ آگاہ ہے مگر یہ حضرات اُنکے بھی چچا ہیں کیونکہ وہ تو اپنے وقت پر آکر لوگوں کی گردن دابوچتے ہیں مگر یہ کمبخت ہر وقت مرگھٹ کے کچھ دن کیطرح منہ کھولے ہی رہا کرتے ہیں اور ہمیشہ یہی چاہتے ہیں کہ تمام زمانہ کی دولت ہمارے ہی گھر میں کھسک آئے چاہے کوئی مرے یا جیوے انکی بلا سے جب انکو جب تو نہ پر ہاتھہ پھیر پھیر کے ہی کہتے ہیں کہ ہر قحط پڑ جائے دنیا میں ہمارا زندگی تب ہو - بعض بعض وقت تو اللہ میاں بھی انکی ہاں ہی میں ہاں ملا جاتے ہیں - اور سب بات کا موقعہ دیدیتے ہیں کہ یہ بھی تھوڑی دیر کو بغلیں بجالیں توند پھیلا لیں - چوتڑ مٹکا لیں - چنانچہ امسال بھی ایسا ہی ہوا اور ایک عرصہ تک پانی نہ برسا - پھر کیا تھا انکی تو لینڈی تر ہوگئی - مونچھوں پر تاؤ پھیرنے لگے اور غریبوں کے ساتھہ تو وہ کام کیا جو شاید چچا جان بھی نہ کرتے ہونگے آخر اللہ میاں کو بھی رحم آگیا اور فاقہ مستوں کیحالت دیکھکر پانی برسا ہی تو دیا -

لئے سے پانی کا برستا تھا سب شیخی خاک میں مل گئی - اور وہ اکڑنا اینٹھنا سب دھوتی کے رستہ سے نکل گیا - اور ان اچھوں کے دیوالے کھسک گئے جنہوں نے اس امید پر غلہ خریدا تھا کہ اب کیا ہے آگیا قبضہ غریبوں کی گردن مروڑنے کا - اب تو مزا ہے خوب توند بجائینگے اور بے فصل کی جھاگ اور بے وقت کے راگ اڑائینگے - مگر ہائے تیرے خیالی اُردو کی دال اور کچوریاں لالہ لوگ کھا بھی نہ پائے - ادھر پانی برس گیا اور سب اُمیدوں کے ہرے بھرے باغ پر اوس پڑ گئی -

چلو اچھا ہوا - کمبخت یہی سبز باغ دکھا دکھا کر غریبوں کے گلے پر چھری پھیرتے تھے - حقیقت میں یہ لوگ بھی بڑے بے مروت ہیں - حضرت داغ نے واقعی سچ کہا ہے

غضب میں آئی رعیت بلا میں شہر آیا
یہ پورے بھی نہیں آئے خدا کا قہر آیا

الراقم

راست گفتار - آزاد -

جناب پنچ بہادر صاحب برالسلام زاد اللہ عنایتہ بندیکا غائبانہ السلام علیکم مقبول ہو - بہنا کوئی شک نہیں کہ صحبت کا اثر تخم کی تاثیر بھی ترجیح رکھتا ہے کمینہ خواہ کتنی ہی لیاقت رکھتا ہو - اور اسکو شرفا کی صحبت بھی حاصل ہو مگر جب موقعہ پاتا ہے اپنی کمینگی کا جوہرہ کھلا چھوڑتا ہے سو اثر ہو خاک ایسے نسخہ غلاطونی پر کہ جسکی روزازل سے خمیر بگڑی ہے - شہر کٹک جامع مسجد ہائیر اسکول افسوس بلکہ صد افسوس آخری دنیا ہے اپنے اپنے کرتوت کرتے جاؤ مگر سو لاکھ تدبیر کرے کوئی تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے کیا سچ ہے عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد صاحب سب جسٹرار میاں ہوگئے ناملیگڑھ کی ہوا لگ گئی - پھر نیچر یاد آئے یا وہ دارو فوٹو دکھا گئی اسلام سے دل پھر گیا - صاف صاف بیان کیجئے تو جلد کوئی معقول علاج تجویز کر بیٹھیں - لطف یہ کہ بغیر پیروی اسلام کے شعار کلی نہ ہو کیا انکو یہ دن یاد نہ تھے - بجائے سیدھے سادے نماز کو ناحق حیران و پریشان کیا - ماہ دولت کا زیادہ خیال رہا اور خیال رہتا بھی تو کیوں آپ تو بڑی فرحاخوشی میں تھے - آپ جسنے تو جسنے لطف یہ دس بیس بیسے نے کے - کہ ساتھہ پکے ہات تیری دس بیس کے عقل پر پتھر اور شیطان کی دم میں سوا تین ہاتھہ کا نمدا - شاید یہ خیال دل میں سما گیا ہو کہ ہم تو گورنمنٹ کے ملازم ٹھہرے مطابق قانون کے کوئی دوسری جگہہ تبدیل کر دینگے - تین سال سے زیادہ ہم ایک شہر میں رہ نہیں سکتے ہیں - یوں تو کئی تین سال ایک ہی جگہہ رہ گئی ہیں اب گورنمنٹ ضرور کوئی ٹاپو میں بھیجدیگی - اس سے بہتر ہو کوئی ایسی تدبیر نکالنی چاہئے کہ گورنمنٹ اپنا خیر خواہ اور جان نثار سمجھکر ہمکو لیے حب الوطن کا ہمکے بھیجے - علاوہ کوئی بڑی رٹ کا عہدہ بھی عطا کرے - تو عجب نہیں ہے کیونکہ ہماری برٹش گورنمنٹ کی عدل دنیا میں اظہر من الشمس ہے - وہ کیا تدبیر کہ جامع مسجد میں مدرسہ اسلامیہ کی بنیاد قائم کی جائے - اسلامی قوم کے لڑکے علم عربی و فارسی تحصیل کریں اسکی بابت انھوں نے ایسی سفاکی سے کی کہ ہر کس جگر پہ بست آرزو دل مارا - پھر تو ایک محفل منعقد کی - جس میں تمام شہر کی اسلامی قوم موجود تھی سبھوں کے دلکو اپنی جادو اثر باتوں میں تسخیر کر لیا - اور حسب الرائے محلہ وار قوم کے فی محلہ میں ایک ایک شخص ممبر مقرر کر دیا - کوئی ممبر کے قابل تھے ممبر بنے - کوئی جو کی ممبر بنے قابل تھے جب ممبر بن گئے تو مارے خوشی کے سینہ صندوق ... بندوق ہو گیا - بچنین دیگرے نیت کا مصداق بن گئے - سب جسٹرار صاحب تو ہمارے انگریزی خوان ہیں پہلے ہی سے مطبع انگریزی دفتر کا دفتر بلکہ تیار رکھا ہی تھا اہل محفل کے روبرو رکھدیا سبھوں نے خوشی خوشی دستخط کرنا شروع کر دئے - ادھر چندہ بھی وصول ہونا شروع ہو گیا معلم بھی مقرر ہو گئے لڑکے بھی تعلیم پانے لگے - ادھر آہستہ آہستہ مسجد میں مدرسہ بھی کچھہ عنقریب تیار کے ہو گیا - اور مدرسہ کی بنا مدتہ رفتہ رفتہ بر شہر مشہور ہوئی تو جنگ تڑکے

تعلیم پاتے ہیں مگر اسکے درمیان میں ایک مجلس
منعقد کر کے اسلامی قوم کو ایسی پٹی پڑھائی کہ سب
کے سب راضی ہو گئے وہ یہ کہ اردو عربی تو پڑھائی
جاتی ہے اگر اس کے شامل ایک دو کتاب بڑے
شدہ یہ انگریزی کی پڑھائی جائے تو کیا مضائقہ
ہے اپنا دین بھی قائم رہے اور دنیاوی علم بھی
سیکھیں کیونکہ انگریزی علم آجکل کے زمانہ میں
ایک پرورش کا وسیلہ ہے فارسی پڑھے ہوئے
ہزاروں کو دیکھے جو بیں فارسی بیچیں تیل کا مصالحہ
بنے ہوئے جو توڑ پر لنگوٹی بھی نہیں ہے مارے مارے
پھرتے ہیں یہ بات سنتے ہی ہماری جیتی جاگتی اسلامی
قوم جلیبی کے پھیر میں آگئی کچھ بوجھا نہ سوجھی ہاں
میں ہاں ملا کے خواب غفلت میں خرگوش تو وہ
بیہوش ہو گئی اور بیہوشی بھی ایسی ہوئی
محشر ہی کی طرح غول کا غول یکبار قیامت کر کے
اور [illegible] اور جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سے اے بی سی ڈی
کا پڑھانا شروع ہو گیا اوس کے ساتھ ہی ساتھ خفیہ
طور پر بذریعہ جنرل انسپکٹر گورنمنٹ میں واسطے
منظوری نام ہائی اسکول ایک درخواست بھیجی
اور علاوہ اسکے [illegible] اور یہ خبر کاغذ میں نام
ہائی اسکول چھپوا کر شایع کرا دیا بعد چند روز
کے وہی خبر کاغذ کسی معزز شخص کی نظر سے گذرا
ملاحظہ کیا تو [illegible] وہ اوسنے گل کھلے ہوئے ہیں
مدرسہ اسلامیہ ہائی اسکول ہو گیا اب جامع
مسجد میں بیٹھے علیہ السلام اور ترنا چاہتے ہیں
اسی شور و غل کو جلدی سے [illegible] اسلامی قوم
صدا اسرافیل سمجھ کر چونک پڑی بلکہ اوٹھ کھڑی
ہوئی اور [illegible] قیامت میں قیامت برپا
کر دی رفتہ رفتہ پولیس کو خبر پہنچ گئی پولیس
نے [illegible] اسلامی قوم دو فرقہ ہو گئی ہے اس کا
[illegible] آخر [illegible] فساد برپا ہو

گا۔ چنانچہ جناب کلکٹر صاحب کو بذریعہ عرضی اطلاع
دیدی صاحب بہادر ہمارے بڑے عقلمند جہاندیدہ
دیدہ ہیں مذہبی معاملہ کو اچھی طرح سمجھ کر فوراً سب
رجسٹرار کو نوٹس دیدی کہ مسجد سے تم اپنا ہائی
اسکول اٹھا لو اور مقدمہ کی تاریخ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء
مقرر کر دی الغرض تاریخ مقررہ کو اس قدر
مسلمان کچہری میں جمع ہوئے کہ تمام کچہری کو
دیکھو اسلامی قوم سفید پوش نظر آنے لگی عالی
جناب مسٹر [illegible] صاحب کلکٹر بھی دیکھ کر
دنگ ہو گئے مناسب سمجھ کر تاریخ ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء
مقرر کر دی اور کہدیا کہ اتنے آدمیوں کا آنا
کچھ ضرور نہیں کل کے روز صرف پانچ سات وکیل
آنا چاہئے مسلمان لوگ کب ماننے والے ہیں۔
علاوہ اور باتوں کے کیا دیکھنے کی بھی خوشی نہ
تھی سب کے سب اسلامی فوج کیطرح تیوری
چڑھائے خوشی خوشی آ ڈٹے اودھر صاحب بہادر
سرزمین پر قبل ہی تشریف لا کر ملاحظہ فرمایا جو
بھی وہان موجود تھا اچھی طرح مسجد اور ہائی
اسکول کا فاصلہ بتلا دیا صاحب بہادر اجلاس
پر تشریف لائے جبکہ مقدمہ پیش کیا طرفین سے
وکیل [illegible] ہے غرض کہ شام ہو گئی فیصلہ
اب صرف رائے دینا باقی تھا کہ مناسب سمجھ کر
تاریخ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء مقرر کر دی غرض یہ کہ
تاریخ ۱۳ کو صاحب بہادر نے ڈگری عطا فرمایا
شہر کی اسلامی قوم اس قدر خوش ہوئی ہیں
کہ ہم اون کا اندازہ نہیں کر سکتے ہیں صرف اتنا
لکھنا ضرور ہے کہ جامع مسجد میں بڑی دھوم سے
اوسی شب کو میلاد شریف کی گئی تخمیناً آدمی [illegible]
ہزار کے قریب موجود ہو چار چلائی گئی شیرینی
تقسیم ہوئی چار توپ سلامی دی گئی [illegible]
[illegible] سے مسجد تک [illegible] بجی تھی

بجے رات تک میلاد شریف کا جلسہ رہا حامی
اسلام [illegible] چند شخص اس جلسہ میں حاضر تھے
مگر سب [illegible] شب کو کھانا نہیں کھایا مارے
فکر اور غصہ کے مگر بس نہ چلا مگر دل میں پچھتاتے
ہونگے سر پیٹتے ہونگے

[illegible] دونوں جہان کے کار [illegible]
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے
عمر بھر [illegible] ہم کو اسے کیا جیسی کرنی ویسی
بھرنی۔ مگر جو شخص اپنی آسایش اور آرام کے
واسطے اپنی قوم مذہب کی بنیاد اوکھاڑے وہ
شخص گورنمنٹ کا کبھی خیرخواہ اور جان نثار نہیں
ہو سکتا ہے یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن گورنمنٹ
کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے مگر ہماری گورنمنٹ
کچھ ایسی نادان نہیں ہے کہ ایک ادنی ملازم
کے دھوکے میں آ جاوے ہرگز ممکن نہیں مگر
گورنمنٹ کو لازم ہے ایسے مطلبی شخص کی [illegible]
نگرانی کرتی رہے دوست دشمن [illegible] بیچارا
حامی اسلام تو کل شہر ہے مگر حامی اسلام کی طرف
۱۰-۱۵ آدمی کے قریب ہیں اگر وہ لوگ حامی اسلام
کی طرف آ گئے تو آ گئے ورنہ اون لوگوں کی
فہرست سوانح عمری آیندہ ہفتہ میں [illegible]
کیجائیگی۔ باقی آیندہ

ہم آپ کے [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] میں [illegible]

[illegible] بمبئی [illegible]
[illegible]

ریاست [illegible] کے نامہ نگار [illegible]

ہم نے [illegible]

ایک ایسے کام کی طرف توجہ دلائی تھی کہ جو ان کی نیکنامی پر بدنامی کا دہبہ آنیوالا تھا۔ مگر افسوس راجہ صاحب نے ہماری اس خیر خواہی پر کچھ بھی خیال نہ کیا۔ خیر اس بات کی تو ہمیں کچھ پروا نہیں ہے۔ کہ کیوں راجہ صاحب ہمارے مضمون پر عمل نہیں کرتے۔ مگر ہاں اتنا خیال ضرور ہے کہ وہ اپنے ناسمجھ اور نادان دوستوں کے کہنے میں آکر اپنے ملک کے انتظامی معاملات میں ذرا بھی غور و اصلاح نہیں کرتے۔ ہاں البتہ راجہ صاحب اون لوگوں سے زیادہ خوش رہتے ہیں جو لوگ برٹش گورنمنٹ میں بدنام کرنا چاہیں۔ جیسا کہ سرمور کے نامہ نگاروں نے پہلے اڈیٹر اتفاق ساڈھورہ کے مقابلہ میں مضمون درج کرا کر راجہ صاحب کی بابت اور بدعنوانیوں کو ثابت کر دیا۔ ہم تعجب ہے کہ راجہ صاحب ایسے نادان دوستوں کے مضمون پر کیوں خوش رہتے ہیں کیا راجہ صاحب یہ نہیں سمجھتے کہ ہماری ریاست کے نامہ نگار ایسے مضمون لکھنے سے ہم کو بدنام کرتے ہیں بالخصوص سرمور کے اکثر نامہ نگاروں نے راجہ صاحب کی سختی کو اہل ہنود کی طرف ظاہر کیا ہے یہ اس وجہ سے ظاہر کیا تھا کہ اڈیٹر اتفاق نے وہاں کے مسلمانوں سے ہمدردی کی تھی۔ مگر ہمارے نزدیک ہندو اور مسلمان دونوں ایک ہی لاٹھی سے ہانکے گئے تھے۔ ان دونوں میں سے کوئی شخص ریاست سے سزا پائے نہیں نکلا۔ بلکہ بعض بعض آدمیوں کو راجہ صاحب نے ساتھ خوشی کے انعام دیکر علیحدہ کر دیا۔ ایسے وہ شخص ایسے ہی تھے جو جلد اجم [illegible] نے عدالت [illegible] کورٹ میں

بھی سمجھے۔ مگر نئے راجہ صاحب نے ایک جج کو مبلغ سات سو روپیہ انعام دے کر علیحدہ کیا۔ اور دوسرے جج کو انعام وغیرہ کچھ نہیں دیا۔ مگر ہم کو آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ موجودہ راجہ صاحب نے اپنے والد بزرگوار کے انتخاب کو کیوں برا سمجھا اور کیوں ایسے لائق قانون دان جنٹلمین آدمیوں کو علیحدہ کر دیا کیا راجہ صاحب مرحوم سے حال کے راجہ صاحب کو زیادہ علمیت و لیاقت پیدا ہو گئی تھی جو ایسے ملازموں کو علیحدہ کر دیا۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ضیغم نامہ نگار لکھنوی کا ریاست سرمور کی طرف داری میں جھوٹے مضمون لکھنے سے کیا منشا رہے اور کیوں ہمارے مضامین پر اعتراض کرتا ہے غالباً ضیغم نامہ نگار کو ریاست سے ضرور کوئی مطلب ہوگا۔ ورنہ ایسے فرضی مضمون لکھنے کی کیا غرض تھی ہم حلفاً کہتے ہیں کہ اگر ضیغم نامہ نگار پرائیویٹ طور سے ہم کو یہ تحریر کرے کہ ریاست سرمور سے میرا مطلب پورا ہونے دو تو ہم کبھی قلم نہ اوٹھائیں۔ اور اگر ضیغم صاحب کا کوئی مطلب نہیں تو آیندہ سے کان پکڑیں۔ اور پھر کبھی دوسروں کی مضمون پر بلا سوچے سمجھے اعتراض نہ کریں۔ ہمارا باشندگان سرمور کی نسبت فہرست شایع کرنا اور راجہ صاحب کو اون کے حقوق کی طرف توجہ دلانا کچھ بیجا نہیں کیونکہ سب سے زیادہ وہی لوگ حقدار ہیں۔ اور راجہ صاحب اون سے کلی فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔ اگر باہر والا ریاست میں سو روپیہ پاتا ہے تو وہاں کے باشندے پچاس روپیہ پر صابر ہو سکتے ہیں۔ مثلاً بابو تارا چند بابو سری چند دونو بھائی سو سو روپیہ ماہوار پاتے ہیں اور اون [illegible] سرمور

کے کم سن کے کم سن نیچے سے حاصل کر سکتی ہے پھر کیوں نہ باشندگان سرمور کو ایسے جلیل عہدہ پر نہ کیا جائے کیا ریاست کے باشندے بابو تارا چند وغیرہ سے لیاقت میں کچھ کم ہیں۔ ہرگز نہیں۔ دوسرے راجہ صاحب کو ہر وقت یہ خیال رہنا چاہیے کہ ہمارا نادان دوست کون ہے اور دانا دشمن کون ہے۔ جس وقت راجہ صاحب ایسی باریکیوں پر غور کریں گے تو یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمیں کون شخص ریاست میں بدنام کرنے والا ہے۔ اور کون ایسا آدمی ہے جو باہر کے نامہ نگاروں اور اڈیٹروں کے پاس ہماری کچی حالات تحریر کرتا ہے۔ حضور انجناب کے پاس جو ریاست سے ایک خط بھیجا گیا ہے دونوں راجہ صاحب کی بدعنوانیوں سے بھرا ہوا تھا اوس کی ایک نقل ہم نے اپنی چٹھی کے ہمراہ نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کے پاس بھیجی تھی اس خیال سے کہ راجہ صاحب کو کچھ حرارت پیدا ہوگی۔ کیونکہ ہمارے کہنے سے اور اون خطوط کے واپس کرنے سے راجہ صاحب کو مطلق خیال نہیں ہوتا۔ شاید گورنمنٹ کے کہنے سے چونک اوٹھیں۔ اور بدمعاشوں کے لئے ضرور کوئی انتظام کریں گے۔ اور کچھ نہیں تو پولس وغیرہ کو تو ہوشیار کر ہی دیں گے۔ باقی آیندہ

مصرع۔ ہر دم اوز تی تازہ ہے اپنے دماغ سے

لطم

گل و گلشن سے عبث دل نہ لگا او بلبل
چشم صیاد لگی ہے تیرے کاشانے سے

شیخ زین الدین آفت
از مقام پوڑانہ

جو کچھ سوجھتی ہے نئی سوجھتی ہے

پیچ بہادر - وہ مارا اور وہ پچھاڑا - آزاد تو
پیچ خان چلو - تیس مار خان بکرے - وہ مارا
وہ پچھاڑا - اور ایسا مارا اور ایسا پچھاڑا کہ سب
نام ہمارا اور تمہارا - ہاں ہاں ہوں ہوں ہو ہو
ارے ارے خیر ہے ذری ہانپنا کانپنا تو بند کرو
کیا خواب میں ڈر گئے ہو - یا بہت چڑھا ہے یا
کسی جن نے سواری لگا رکھی ہے - کس کو مارا
کس کو پچھاڑا - یہاں تو تم ہی تم ہو دوسرے کا
نام نشان تک نہیں - کس کو مارا کس کو پچھاڑا - بتاؤ
تو - ایسا مارا اور ایسا پچھاڑا کہ کشن رتو
پچھاڑیں کھاؤ - بہادری آزادی نیستاری
نیئون چیز جو خوش کر جاؤ - ارے تو احمق اور ی
کچھ بتاؤ تو سہی - کس کو ملا کہاں مارا کب پچھاڑا
کہاں پچھاڑا - کسی نے تم کو کھلے میدان شلیخ نام
میں نے مارا یا قریب میں لا کر فریب سے نیچے کو
کا سر ہینڈ سے کی (دی) کی جگہ (ڈ) کی منڈیا
زمین کھود کر انگریزی چھریے روب بڑھ کر
چلتا ہو اب سارا اچھا ٹھاٹھا ... یا جبر کا دور ہے
چلتا ہے - گھوڑوں تو دیکھیں کسی نا شدنی خون
پانی ایک کر کے سر تو نہیں پھوڑا - چلو چلو
زبان بند کرو - کیا تم نے ملا جی کی پڑھائی
ہوئی رنڈیا یا اسکول کا رنڈا مقرر کیا
جو کھلے خزانہ لوٹ مار کرتے جاتے اور ہم
دیکھا کریں - اس وقت پولیس سے پکڑوا
جھنجھنا پھنوا دیجائی - بند کرو کچھ کا کچھ بڑبڑاتا ہے
ایسی کیا شہنشاہی سڑک کی شام کی شہنشاہی ہے
ہے ہم چپکے چپکے کہا اور کوئی دیکھے نہیں
میاں وہ مارا وہ پچھاڑا - کر رہے ہو نام سائیں
کا - ارے صاحب عقل حیران زیر زبان

ہے - سنو تو - کیا کسی بوالہوس نے کسی کی
عفت میں خلل مارا - یا کسی نے کسی پاکیزہ
عصمت میں دخل در معقولات کو دے پچھاڑا
واہ یہ بھی ایک کہی - گورنمنٹ کی عملداری نہ
ہوئی اندھیر نگری ہوئی - تم اپنے دس بیسے
کیا چیز ہو پرسوں ترسوں ایک صاحب بہادر
نے ایک کنواری بالی مس صاحب کی عصمت
پر دست اندازی کی تھی کہ چار ماہ کو رمانہ
کر دیئے - ارے دست درازی اور چار
ماہ - واہ تم دست اندازی کہا کئے میاں
عفت میں خلل انداز ہوئے سنتے کہ حسب
دفعہ ۵ ۰ ۳ تعزیرات ہند - جیب چاپ چاب
دوستان در دل - پچھاڑ اللہ باد رفتنہ
لاحول ولا قوۃ تم آدمی ہو یا آدمی کی دم ہم کیا
اور تم کیا - میاں وہ مارا اور یہ پچھاڑا - اور ایسا
مارا ایسا پچھاڑا کہ دیدہ شنیدہ اور میاں صاحب
نے بہادری کو مارا اور بہتے زبردست کو پچھاڑا
بچہ نے کہا تا بیتا او رہا بیٹھنا سونا سلانا چلتا
پھرنا حرام کیا تھا - بہت تمہاری قوم میں نابکہ
جی کا نخرہ اور نخرہ میں استاد جی کی چوں
چوں - وہ مارا وہ پچھاڑا - اچھا اچھا رتیا
شرر رنگ ہم کچھ سمجھ گئے - ہماری برٹش فوج نے
جنگ ٹرانسوال میں بڑا بھاری میدان مارا
اور کوئی بڑا زبردست فوج فتح بوئر سو پچھاڑا
نہ کتا تھا کی کہی - چہ خوش چہ اکبر دی - یہ
کوئی بڑے تعجب والی بات ہے ہماری بہادر
فوج کا یہ ایک ادنیٰ کھیل فٹ بال سمجھو - مگر میاں یہ
درست ہے کہ کھیل کر اسے شیاطین بود - اسے
میاں بہری برسات میں اندھیری رات میں بچہ رکے
اور نیچے پہاڑ کی گھاٹ میں -

باقی آئندہ

انگریزی ان چھو

ابن چرمتی و اردو - جی یہ ایک قسم کا جانور
ہے - آپ کو بلبل گربی کہاں - پڑھتا ہے
مگر اس جانور سے مقابلہ نہیں کر سکتا - واہ
سچ کہو - مجھے دکھاؤ ہم خریدیں گے - اجی
میاں یہ ایک شخص کے پاس تھا - وہ روز
چار آنے میں رہن ہے مل نہیں سکتا -
کیا ہر کی چھوٹی چڑیا ہے ؟ جس شکل کی
ہے - شاماں جیسی ہوگی - نہیں یہ بڑا جانور ہے
ڈیل ڈول - صورت - شکل - آدمی کی - بڑا
خوب ہے - سوال کیجئے - جواب ملے لکھا یا
تعلیم دیا جاتا ہے - اچھا تو کس کے پاس ہے
ہے - وہ مجھے سو روپیہ داس کر چھوڑ سکے
سکتے ہیں ؟ میں ان سے پوچھوں گا جو

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

محمد ...

لطیفہ

کسی نے ایک سائیس رکھا اس شرط پر کہ جب
میں تیرے کام سے خوش ہوں گا تو اضافہ تنخواہ کروں گا
ایک رات کو آقا کسی دوست کے گھر گیا
سائیس کی حفاظت میں تھا وہ سو گیا اور
گھوڑا سکھے سائیں ادھر ادھر تلاش کرنے
بعد آقا نکلا پاس جو آئے پر بیٹھے تھے بولے
اور کہا حضور یہاں تو گھوڑا نہیں آیا آقا کو
آئی سائیس ہنسا دیکھ کر کہنے لگا ابھی حضور بڑا
[illegible]

قرآن مجید مترجمہ معہ احسن الفوائد

ہمارے نامی مطبع فاروقی دہلی میں پہلے بھی تین ترجمہ قرآن مجید چھپا تھا جو کئی مرتبہ شایع ہو چکا تھا اور جس کو خاص و عام میں مقبولیت نے ہاتھوں ہاتھ لیکر نایاب کر دیا تھا چونکہ شائقین کی خواہش بیحد بڑھتی چلی جاتی تھی اسلئے ناچیز نے اس ترجمہ کو مفید چیزیں زیادہ کرکے نہایت حسن و آب و تاب کے ساتھ طبع کیا۔ (۱) حاشیہ پر ہر ایک آیت کے متعلق احادیث و تفاسیر معتبر کتابوں سے صحیح شان نزول اور بہت سی مفید کارآمد فوائد منتخب کرکے عمدہ پیرایہ میں معہ حوالہ کتب درج کئے۔ (۲) قرآن شریف کا ایک مقدمہ جس میں اصول تفاسیر کے متعلق نہایت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی ہے اول میں چھپوا دیا گیا قرآن مجید کی ایک مفصل فہرست لگائی گئی جس سے تمام قرآنی احکام نہایت آسانی کے ساتھ نکل سکتی ہیں (پہلا) ترجمہ فارسی جناب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ معہ فوائد (دوسرا) لفظی ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ۔ (تیسرا) ترجمہ با محاورہ اردو مولانا عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ کا ہے۔ حاشیہ پر فوائد موضح القرآن و احسن الفوائد مرتبہ مولوی سید احمد حسن صاحب امروہی فیضسم مدنی درج ہیں جنہوں نے فاضل مترجم محشی کی مختصر عبارتوں کو بہت طول دیکر مفصل لکھی گئی ہیں۔ جن ان صاحبوں کے فضل و کمال اور علمی شان کی چھپی ہوئی بہت ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت قرآن مجید کا ایسا ترجمہ کرنا انہی بزرگوں کا کام تھا۔ یہ نسخہ نہایت صحیح و جلی قلم خوشخط ہدیہ کاغذ جنبہ مندہ ولایتی ابیضا کاغذ خاص بہتر صفحہ مجلد طلائی پر بہتر کا محصول ذمہ خریدار۔ اسکے علاوہ ہر قسم کی جب ہر قسم کی درخواست آنے پر روانہ ہو سکتی ہیں۔

المشتہر بندہ السلام منیجر مطبع فاروقی مرلی بازار دہلی بارہیں۔

خضاب لاجواب و پسند خاص و عام

اے شائقین صاحبان! کیا ہی ایک نادر تحفہ آپکے پیش نظر کر رہے ہیں آیا ہے۔ جو کہ کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے جس کے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان ترکیب کنندگان کی داد دینے میں ہرگز توقف نہ فرمائیں گے۔ وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بالوں میں لگا دیجئے۔ پانچ منٹ میں بالکل قدرتی سیاہی پر دیکھ لیجئے۔ طرفہ تریہ کہ پندرہ یوم تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بال بالکل نرم اور چمکدار رہتے ہیں۔ اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے قیمت فی بکس (۱۲) محصول ذمہ خریدار۔ پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا۔ ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی۔ ہمارے پاس صدہا سرٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبوں کے صرف نام نامی ذیل میں درج کرتے ہیں۔ آپ اپنے اطمینان کے لئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں۔

(۱) آغا حسن صاحب بالی گنج کلکتہ۔
(۲) احمد شاہ صاحب " " "
(۳) بابو اسپ صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی۔
(۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر رسالہ بیکانیر۔
(۵) حکیم امام علی صاحب گرو بازار کلکتہ۔

المشتہر

حضرت مولانا عاشق پیادی سید لطف شاہ ہمدانی گولی کر پوسٹ آفس انڈوری بمبئی۔

خضاب مذکورہ بالا منقدرجہ ذیل کے پتہ پر بھی دستیاب ہو سکتا ہے منشی عبدالرحمن آغا و وحید نمبر ۹ بھاری بمبئی۔

اسلامی دنیا

سیلونین دمشق مکہ ریلوے کے لئے بہت سرگرمی اور زور شور سے چندہ ہو رہے ہیں۔

اعلیحضرت سلطان المعظم نے ہسپانیہ کے وزیر خارجہ اور دربار شاہی کے مارشل کو طبقہ عثمانیہ کی مرصع حمائلیں اور دونوں کی بیویوں کو طبقہ شفقت کے نشان مرحمت فرمائے۔

المصر بیروت لکھتا ہے کہ تمام قلمرو عثمانیہ میں صنعتی کارخانجات کھولنے کی تجاویز در پیش ہیں اور اس کام میں سہولتیں پیدا کرنے پر غور و خوض ہو رہا ہے۔ پہلے دیسی حرفتوں کی طرف زیادہ توجہ کی جائیگی۔

شاہ یونان مع اپنے وزیر اعظم تھو توکیز آستانہ سلطانی پر قدمبوسی کے لئے عنقریب آنے والے ہیں۔

فرانسیسی اخبار لیپر اول کے پاس الجزائر سے ایک مراسلت آئی ہے جس میں لکھا ہے جیسے فرانس و ترکی میں رنجش بڑھ گئی ہے اور پیچیگیوں کا جال ہر طرف بچھ گیا ہے اسی وقت یہاں کے تمام اسلامی دنیا میں جوش ایسا بڑھ گیا ہے کہ جس سے بہت خوف معلوم ہوتا ہے آجکل یہاں سلطان کی حمایت کے لئے ہر طرف جوش پھیل رہا ہے ان کا خیال ہے اگر فرانس کیطرف سے کچھ بھی زیادتی ہوئی تو ہم لوگ سلطان کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں گے اسی طرح انگلش سٹینڈرڈ کا خیال ہے اگر اس معاملے نے طول کھینچا تو یقین ہے تمام مسیحی رعایا جو سلطانی عملداری میں آباد ہے بگڑ جائے اور بہت ایک جنگ عظیم کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ ترکوں کے مذہبی خیالات میں ایک زبردست انقلاب ہو چکا ہے اور ان طرف سے مذہبی جوش کی آگ بھڑک اٹھیگی۔

جاسوسون کی رپورٹین

رنگون مین حکم ہوا کہ برما سے متعلق ایک گراس فارم قایم کیا جاوے کہ فوج کو ذخیرہ گہاس کا میسر آئے۔

سیالکوٹ کے چند دیہات کے باشندون کی بدچلنی کے باعث ایک سال کے لیے تعزیری پولیس مقرر کی گئی۔ یہ علاوہ طاعون کی پاداش ہے۔ پشاور کے موضع ماگی پر بہی ایک سال کے لیے تعزیری پولیس مقرر رہیگی۔

ہندوستان مین کوہی توپ خانون کی تقویت کیلئے اور چہ لاکہ روپیہ منظور ہوا۔ کل ۱۳ لاکہ روپیہ اسپر خرچ ہوگا۔

سرحدی چوکی میران شاہ مین ذخیرہ بارود کے حادثہ سے ۔۔ آدمی مجروح ہو جن مین ۔ مر گئے۔

سیالکوٹ چہاؤنی سے شرق کا میدان بوئر قیدیون کے لیے پسند کیا گیا۔ یہان برقی رو کا سامان ہو رہا ہے۔ کنوئین کہود رہے ہین۔ اسی کے قریب رسالہ پلٹن کا مدرسہ ہوگا۔ بارکون کی تعمیر شروع کر دیگئی۔

گوالیار مین سردارون اور اہلکارون کی لڑکون کی تعلیم و تربیت کے واسطے ایک خاص مدرسہ جاری کیا گیا ہے۔

نیپال کے سرول مہاراج شمشیر جنگ بہادر کی پنشن دو نہین ایک لاکہ روپیہ مقرر رہیگی۔

بنش کا رمین بارش کے طوفان سے مکانات کا بہاری نقصان ہوا۔ جبل پور گورنمنٹ ممالک شمال مغرب اودہ کے نام کی اصلاح پر غور کر رہی ہے۔ ہنوز کچہ طے نہین پایا۔

ارتہو ۔۔ کو ہلی ریلوے جل بنانے کی منظوری آگئی۔ ایک لاکہ ۱۲ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔

مسٹر بل کی موٹر گاڑی ۔۔ سے ۔۔ مین آئی۔ جبکہ بلا اجازت ہندوستان کو چہوڑا تہا۔

مہاراجہ سیندہیا والی گوالیار کلکتہ مین تشریف لاکر ایک ماہ سے زیادہ قیام فرما ہونگے۔

مہاراجہ صاحب ۔۔ موسم سرما مین کلکتہ تشریف لاوینگے حضور ویسرائے سے ملاقات بازدید کے لئے۔

دہلی کا دربار بتاریخ نشینی یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو ہوگا۔ تمام والیان ریاست ہند تشریف لاوینگے۔

پنڈت شنکر لال بی اے نائب تحصیلدار ضلع الہ آباد کو بجرم تغلب ۔۔ روپیہ ڈیڑہ سال قید سخت کی سزا ملی۔

ہفتہ ختمہ ۔۔ ستمبر کل آمدنی ریلوے ہند ۔۔ لاکہ ۔۔ ہزار روپیہ تہی اوسط آمدنی فی میل ۔۔ روپیہ۔

جہنگ لاہور سے ۔۔ قیدی دن دوپہر دیوار پہاند کر بہاگ گئے۔

شنکر لال بی اے نائب تحصیلدار سید ۔۔ کی سزا بجرم تغلب بجائے ۔۔ کے ۱۲ ماہ قید سخت اپیل مین کی گئی۔

ہندی عیسائیون کی دستکاری کی نمایش لکہنو مین ۔۔ دسمبر کو منعقد ہوگی۔

شملہ مین برقی روشنی کی تجویز منظور نہین ہوگی اسکے لئے مسٹر ۔۔ نے دو ہزار روپیہ انعام پایا ہے۔

ارتہو مین کابل ندی کی ریلوے پل پر پانچ لاکہ روپیہ صرف ہوگا۔ ترقی مزید کے لئے اور ایک لاکہ ۱۳ ہزار روپیہ منظور کیا گیا۔

شہر مدراس مین شرح اموات ترقی پر ہے اندیشہ ہے کہ عارضی بخار دہر ۔۔ تحقیقات ۔۔ ثابت نہین ہوا۔

سرحدی علاقہ تیراہ مین شنیدہ سنیون کی خانہ جنگی جاری ہے۔ ۔۔ ستمبر کی لڑائی مین شیعون نے نقصان اٹہایا۔ ان کا ایک قلعہ سنیون نے مار لیا جن کی طرف سے کئی فرقہ متفق تہے مویشی اور بہیڑ بکریان باافراط لوٹین۔ شیعہ تہوڑے ہیں اب ان کی کمک کو ۔۔ میر گل بادشاہ بہ ارکزئی اور ایک بہاری لشکر کے روانہ ہوا۔ وادی کرم کے توری بہی بہاری تعداد مین شیعون کی مدد کو آتے ہین جن کے پاس ایک قلعہ پناہ کے لئے باقی ہے۔ سنیون کا سردار امیر احمد خان رئیس ۔۔ زرگل ۔۔ عادی نرگی ماسنری مشتی وغیرہ ایک ہو گئے۔

کیپ ٹاؤن اور کیپ کالونی کے دوسرے بندرگاہ پر نہین مارشل لا جاری ہوا۔ قیدیون کی ایک بہت بڑا حصہ ۔ ماہ حال کو رائے ۔۔ کے شمالی مشرق مین ۔ میل کے فاصلے پر برگیڈیر ۔۔ کی فوج سے بہڑ گیا دشمن کی فوج شمال کیطرف ۔۔ کی مگر کچہ کی فوج اون کے تعاقب مین ہے ۔۔ مین حصہ رجمنٹ کے لفٹنٹ بلکنگٹن اور دو سپاہی مارے گئے۔

مصری فوج کے سردار جنرل سر فرانسس ونگیٹ انگلینڈ سے سوڈان لوٹ گئے۔ ۔۔ کہتا ہے کہ روسی گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے اسکا آباد سے مشہد تک فوج جلد ریلوے کی تیار شروع کرے۔

شنگہائی کی خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ینگسٹری وادی مین ایک بڑی طغیانی نے سخت نقصان پہنچایا ہے کئی سو مربع میل زمین پانی مین غرق ہوگئی ہے اور ہزارون آدمی ہلاک ہو گئے ایک ۔۔ وادی ۔۔ خانہ بدوش ہو گئے ۔۔ لوگ ۔۔

متھرا کے راجہ سیٹھ لچھمنداس مرحوم کی بیوہ نے مرضی دی۔ کہ وہ سرپرست متفقہ رہین کار کی جائیدادی ہے۔

تبت کی فوج جو قدم آگے دین کی سرکوبی کے لئے بربالینڈ کو گئی ایک یادگاری تمغہ حاصل کرینگی

چندہ قحط کی رپورٹ ۵۰۴ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے کہ ڈیڑھ روپیہ کسطرح خرچ کیا گیا تھا۔

ہندوستان میں سررشتہ ڈاکخانہ کی اعلیٰ سامیوں میں چالیس کا اضافہ قرار دیا گیا ہے۔

جدید سرحدی صوبہ کی نسبت وزیر ہند صاحب کی منظوری سے ڈاکمین حصول ہونیوالی ہے۔

کپتان روس کیپل پولٹیکل افسری خیبر پر واپس آئے اور فوج خیبر افغان کی کمان بھی سنبھالیگی۔

ہند میں قحط زدون کی تعداد ۳ لاکھ ۹۰ ہزار رہگئی ہے۔ پچھلے ہفتہ قریب ۴۰ ہزار گھٹ گئی

کانپور میں حضور ملکہ قیصرہ کا یادگاری بُت بصرفہ ۳ ہزار روپیہ ولایت سے بنوا کر منگوایا جائیگا۔

قسمت مجسٹریٹی میں ایک ڈپٹی کلکٹر کے چلن کی تحقیقات کی گئی۔ اسکی رپورٹ زیر غور گورنمنٹ ہے۔

سفر مینا کے دیسی نان کمیشنڈ افسران کی تربیت کورس کی بنگلور وغیرہ میں سالانہ جماعتیں قائم کرین گے۔

تب ڈویژنل افسر سے پور الزامات کی جوڈیشل تحقیقات سہاگلپور میں شروع ہوئی جنکی پیشی ۵ ارکو ہے۔ مدعی بابو راسبہاری مشرف کی درخواست کہ دوران تحقیقات میں افسر موصوف علیحدہ کیا جاوے نامنظور ہوگئی۔ افسر موصوف کے پیشکار اور ہیڈ کلارک نے خلاف شہادت دی تھی۔ وہ

معطل کئے گئے آثار بدستور ہیں۔

آگرہ کے وکیل بابو بسنت لال کی ایک لڑکی نے سینہ پر گولی ماری۔ شاید بچ جائین۔ مجرم گرفتار ہو۔

مہم چین کی خدمات کے متعلق دیسی افواج کے ۱۳۰ افسرون کے نام قدردانی سے درج مراسلت کئے گئے جنرل ایجرٹن صاحب جنگی لاٹ پنجاب محسود وزیریون کی سرکوبی کی بابت ضروری مشورہ کرکے شملہ سے واپس آگئے۔

کلکتہ میں کوکین کی فروخت بلا پاس کے بند کیگئی۔ ایک شخص کو خلاف ورزی کے لئے ۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔

تار برقی کی عالمگیر کنفرنس مارچ آئندہ کو لندن میں ہوگی۔ ہندوستان سے مسٹر کرک ڈیلیگیٹ ہون گے۔

مہاراجہ پٹیالہ بجرم زہر خورانی ٹوکاگون میں لائے گئے۔ تحقیقات باضابطہ کا حکم دیا گیا ہے۔

آنریبل اکنو رکو فصل میں بکوشش مسٹر نالومنا دیسی تیمون کی امداد کیلئے مینا بازار ہوگا حضور والیسرائے نے مربی ہونا قبول کیا۔

بارا سٹ (بنگالہ) میں ایک پولیس کنسٹبل کو بجرم دنگا فساد کرنیکی ایکسال قید سخت کی سزا ملی

کلکتہ چوربا گان میں ایک نوجوان ہندو نے پھانسی لگاکر خودکشی کی اسلئے کہ اس سے کوئی شادی نہ کرتا تھا۔

کلکتہ میں مسمی لوین چند چودہری کو ایکہزار کا جعلی نوٹ چلانیکے لئے ۹ سال قید کی سزا ملی۔

کمشنر ایسوسی ایشن کے ممبر بیل کا جو حضور والیسرائے نے بھیجا۔ سخت جیادہ تبدیلی ہے کہ گراہ میں کمیشن تحقیقات کی اچھا منظور

کی گئی۔ ایسے چلن سے وہ اپنا کام بگاڑ رہے ہیں جسکا انجام بخیر نہیں ہے۔

لدھیانہ سے جالندھر تک۔ ونبالہ سے حجیبہ نک ٹکٹ ریلوے کے فروخت ۱۶ اکتوبر سے ۱۵ نومبر تک بند کیگئی۔

سر ایم بھاؤنگری صاحب ہندی ممبر پارلیمنٹ ماہ نومبر میں بطور مختصر سیر کے ہندوستان آتے ہیں

نرچنا پلی میں بورٹ قیدیون کو تمباکو کے لئے ۵۰ روپیہ ماہوار سرکار کیطرف سے ملتا ہے اب ۲۵۰ ملاکرے گا۔

ضلع جالندھر میں ٹڈی دل نے نقصان پہنچایا۔ ضلع لاہور میں جو ہے بربادی مچا رہی ہیں

بلند شہر سے خورجہ تک ایک شاخ ریل کے بنانے کی اشد ضرورت ظاہر کیگئی۔ یہ مرکز تجارت کپاس ہے۔

بمبئی میں بحری طاقت کا اضافہ کرین گے اسکے اخراجات کا تخمینہ گورنمنٹ تجویز کر رہی ہے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا رطاعون	اموات طاعون	اموات کل تعداد
۶ر اکتوبر	۳۳	۲۶	۱۲۰
۷ر ″	۱۶	۳۹	۱۳۱
۸ر ″	۱۵	۵	۱۱۹
۹ر ″	۳۰	۳۲	۱۳۳
۱۰ر ″	۲۰	۲۲	۱۱۵
۱۱ر ″	۱۳	۲۴	۱۰۹
[illegible] ″	۲۲	۱۹	۱۰۵

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا